

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عـــہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول عـــہ

نمبر ۴۰ - جلد ۱۰ | لودیانہ ۵ اکتوبر ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستہ اخبارات

روس کا غصہ، روم پر اندنوں حد سے زیادہ بڑھگیا ہی اور باعث اسکا مصر کا جھمیلا تصور کیا گیا ہی = سلطان، روم کو شہنشاہ روس نے لکھا ہی کہ شیخ عبد اللہ سرغنہ قوم کرد قسطنطنیہ سے بھاگ گیا ہی اُسکو فوراً گرفتار کرو اگر اُنسے سرحد ایران پر جاکر کچھ غدر کیا تو اُسکے ذمہ دار تم سمجھے جاؤ گے = پنجاب میں سیلف گورنمنٹ کے قایم کرنیکے واسطے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بڑی کوشش کر رہے ہیں = سرکار انگریزی نے شاہ ایران سے انسداد بردہ فروشی کے بارے میں ایک جدید عہد نامہ تحریر کرایا ہی = لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بنگال چاہتے ہیں کہ یونیورسٹی کا امتحان اگر بجائے نوامبر و ڈسمبر کے مارچ یا اپریل میں ہوا کرے تو موزون تر ہی = قاہرہ میں یکم اکتوبر کو ہماری فوج نے نہایت عمدگی کے ساتھ مصنوعی جنگ دکھلایا = ہندوستان کی فوج بہت جلد مصر سے بمبی کی جانب روانہ ہونے والی ہی = قاہرہ کے ریلوے اسٹیشن پر ایک ٹرین کو جسمیں انگریزی گولہ و بارود بھرا ہوا تھا یکایک آگ لگ گئی مگر بصدمہ سے ۱۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا = بیکر پاشا بلا اجازت سلطان روم اور بلا منظوری استعفا کے مصر میں چلا آیا ہی = یہودیوں کے برخلاف ایک ہنگامہ مقام پیس برگ سلطنت وائنا میں برپا ہوا اور جنگی کارروائی جاری ہوگئی =

اخبار ٹائمس کی خواہش ہی کہ جو فوج انگریزوں کی طرف سے مصر میں رہیگی اُسمیں ہندوستانی فوج کا بھی ایک ڈویزن رہنا چاہیئے = ڈمیٹا کی تمام فوج خوانہ اور میگزین کو توڑ پھوڑ کر کل روپیہ اور ہتھیار لیکر فرار ہوگئی ہی = قاہرہ کے میناروں کی سیر کرتے ہوئے انگریزی فوج پر عربوں نے حملہ کیا مگر عربوں نے شکست کھائی = سلطان روم نے سرکار انگریزی کو لکھا ہی کہ تمنے مصر میں امن و امان قایم کر دیا ہی اب اپنی فوج کو مصر سے لیجاؤ = مصر کا قلعہ گمیلہ مسمار کر دیا گیا ہی = انگریزی فوج کو مصر سے لانیکے واسطے انگلستان سے جہاز روانہ ہوگئے ہیں = ہندوستانی فوج کی تمام رجمنٹوں سے ایک ایک دستہ انگلستان کو بھیجا جاویگا = مصر کی جدید وزارت بنانیکا کام بیکر پاشا کو دیا گیا = یورپ اشتیاق سے دیکھ رہا ہی کہ انگلستان مصر سے کیا سلوک کریگا = روم اور یونان نے سرحدی تنازعہ کو آپس ہی میں فیصل کر لیا = ولایت کی تار براہ مصر اب بالکل ٹھیک ٹھاک ہی = لنڈن میں جورونکا بازار آجکل گرم ہو رہا ہی = مفسدان کوریہ جاپان سے معافی مانگنے پر آمادہ ہیں = مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب نے پارلیمنٹ میں ایک عرضی پیش کی ہی جسکا خاص مطلب یہ ہی کہ ملک پنجاب مجھکو دیدو = دریائے اٹک کا پل بالکل تیار ہوگیا ہی = ملتان میں بخار کی شدت ہو رہی ہی = مفسدان مصر کا کورٹ مارشل قاہرہ میں انگریزی حکام کے روبرو ہو رہا ہی = امریکہ کے شہر نیویارک میں ایک ایسا پریس تیار ہوا ہی کہ جسکے وسیلہ سے

ایک گھنٹہ میں ۲ لاکھ کاغذ چھپا کرینگے = حضور گورنر جنرل ہند نے دیسی فوج کو مصر میں مبارکباد بھیجی ہی = سیٹی وایوزولو لینڈ کی حکومت پر بحال ہوگیا = شمالی مصر سے رعایا کے پُرجوش ہونیکی خبریں آئی ہیں جس سے اُسطرف بغاوت کا جوش ہی = انگریزی گورنمنٹ نے خدیو مصر کو بذریعہ تار آگاہ کیا ہی کہ انگلستان سے منظوری حاصل کئے بغیر کسی مفسد کو قتل نہ کیا جاوے = بیروت میں عیسائیوں کے برخلاف فساد برپا کرنے کے جرم میں سلطان روم نے ۱۰ آدمیوں کو جلا وطن کر دیا ہی = مسٹر گلیڈسٹون صاحب وزیر اعظم انگلستان کا ارادہ ہی کہ جب مصر کے معاملات طے ہو جاویں تو میں استعفا دیدونگا = ٹریولی کے شاہ کے پاس جو سلطان روم نے ایک سفارت اسواسطے بھیجی تھی کہ تم مجکو خلیفۂ اسلام مانو سو شاہ مذکور نے انکی سفارت کو نامنظور کیا = وارسا میں یہودیوں کے اوپر نہایت ہی سختی کے ساتھ ظلم ہو رہے ہیں = جرمن اور فرانس آپسمیں جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں = شاہ برہما کا ارادہ ہی کہ جسقدر انگریز میرے ملک کے اعلی عہدوں پر مقرر ہیں بجائے اُنکے دیسی آدمی مقرر کئے جاویں = آگرہ کالج کے لئے بہت سرمایہ موجود ہوگیا ہی = چیف گورنمنٹ پنجاب کیواسطے دو زاید ججوں کی گورنمنٹ ہند سے درخواست کیگئی ہی = الی سینیا میں ناس لینا اور حقہ پینا قانوناً ناجایز ہی = امیر کابل نے فتح مصر پر اپنے وزرا کی صلاح سے ایک خوشی کا جلسہ منعقد کیا تھا =



نورافشاں

نجات کی فوج

—— اکثر اہل ہند سالویشن آرمی یا فوج نجات سے کما حقہٗ واقفیت نہیں رکھتے ہیں اور غالباً اُسکی ماہیت سے آگاہ ہونیکے مشتاق ہونگے ـ ہمارے پاس فوج موصوفہ کے جنرل ڈبلیو بوتھ صاحب نے ناظرین نورافشاں کی آگاہی کے خاطر چند کاغذات جنمیں اِس فوج کی ہندوستان میں آنیکی غرض اور حالات کارروائی مندرج ہیں بھیجے ہیں جنکو ہم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اور اُمید ہے کہ انصاف پسند لوگ اُنکو اُسکی حقیقت کو معلوم کر کے ہندوستان کے مختلف اخباروں کی غلط فہمی جو شاید تعصب کے باعث تو نہیں مگر عدم واقفی کے سبب سے کرتے ہیں ظاہر ہو جاویگی ـ اور وہ یہہ ہے +

سالویشن آرمی کا ایک دستہ ہندوستان کو آخر ماہ ستمبر میں آیا ہے بے خبر لوگ دریافت کرینگے کہ یہہ لوگ کون ہیں اور اُنکی غرض ہندوستان میں آنے سے کیا ہے ـ یہہ تو سب پر روشن ہے کہ یہہ فوج کسی جسمانی ہتھیاروں سے مسلح نہیں ہے نہ تو اُن کے پاس بندوق ہے اور نہ تلوار ہے ـ اُنکی غرض قتل کرنیکی نہیں بلکہ زندگی دینیکی ہے ـ برباد کرنیکی نہیں بلکہ بچانیکی ہے ـ یہہ لوگ سرکار کی طرف سے نہیں بھیجے گئے ہیں اور نہ سرکاری روپیے سے اُنکی امداد ہوتی ہے یہہ تو غریب اشخاص ہیں اور اپنی روز مرہ کی روٹی خدا سے جو اُنکا بھیجنے والا ہے پاتے ہیں ـ اب سوال یہہ لازم آتا ہے کہ ایسے لوگ ہندوستان میں کیوں آئے ہمارے اہل وطن نے لنڈن جیسے بڑے شہر کی نسبت بہت کچھ سنا ہے ـ یہہ نہایت ہی دولتمند ـ پر طاقت شہر ہے ـ اسمیں عجیب عجیب مکانات اور بیشمار باشندے آباد ہیں مگر افسوس کہ بہت سے باشندے گناہ میں غرق ہیں ـ شراب خوری ـ حرام کاری ـ اور دیگر قبیح گناہ اُس شہر میں اکثر ہوتے ہیں ـ اور اگرچہ بہت سی کوشش کیگئی کہ اُنکی حرکات کا انسداد کیا جاوے مگر بہت کچھ فایدہ نہ ہوا ـ ایسی حالت دیکھکر جناب ڈبلیو بوتھ صاحب کو خیال آیا کہ اُنکو اِن آفتوں سے رہائی دینے کی کوشش کرنی چاہئے پس ۱۸۶۵ع میں اِس بڑے شہر لنڈن میں صاحب موصوف خداوند کا پیغام غریبوں اور گنہگاروں کو دینے لگے ـ اُن میں سے اکثروں نے اس پیغام کو سنکر خوشی حاصل کی ـ اکثر چوروں نے چوری کرنی چھوڑ دی ـ شراب خوروں نے شراب خانے ترک کئے ـ خراب عورتوں نے پاک دامنی اختیار کی ـ جھوٹے راستگو بنے ـ القصہ بہت لوگ خدا کی طرف متوجہ ہوئے اور شیطانی حرکات سے باز آئے ـ اور اِس فوج میں داخل ہوئے حتیٰ کہ بڑھتے بڑھتے مرد وزن کئی ہزار ہوگئے اور اب دنیا بھر میں کوئی ایسا ملک نہیں ہے کہ جہاں یہہ لوگ نہ پائے جائیں ـ علاوہ ازیں انگلستان سکاٹلنڈ و آیرلنڈ میں اُن کے ۲۴۰ اسٹیشن ہیں اور ۴۷۰ افسر جنمیں ۳۰۹ عورتیں ہیں ـ ماسوائے اسکے فرانس امریکہ و آسٹریلیا میں بہت سے افسر روانہ کئے گئے ہیں +

انگلستان میں سالویشن آرمی نے بہت سے بڑے بڑے لوگوں کی مہربانی حاصل کی ہے اور اُنکے نیک کاموں کو دیکھکر ہر کس و ناکس مجسٹریٹ ـ جج ـ ڈیوکیس ـ پارلیمنٹ و اخبارات پکار پکار کے کہتے ہیں کہ اُنکو اپنا کام کرنے دو یہہ خدا کے بندے ہیں اور یہہ کسیکا نقصان نہیں کرتے ہیں ـ یہہ بہتوں کو بچاتے ہیں اُنکو روکنا نہیں چاہیے +

بس اب یہہ ہر ذی عقل شخص کو بآسانی معلوم ہو جائیگا کہ یہہ سالویشن آرمی ہندوستان میں کیوں آئی ہے ـ یہہ امر اظہر من الشمس ہے کہ انگلستان کی طرح ہندوستان میں بھی بہت سے لوگ ہیں جو گناہ اور شیطان کے غلام بن رہے ہیں اور یہہ چند اشخاص نجات کی منادی کی خاطر اِس ملک میں آئے ہیں ـ اِس دستہ فوج کے جنرل ایک ایسے شخص ہیں کہ جو پنجاب میں اسسٹنٹ کمشنر رہچکے ہیں پر اُنہوں نے دنیاوی عزت و مال وغیرہ کو ترک کر کے خدا کا کام کرنا شروع کیا ہے +

آخر میں مسٹر بوتھ صاحب اہل ہند سے سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ اِس سالویشن آرمی کے قبول کرنے میں توقف کرینگے ـ اور کیا مناسب ہے کہ بغیر تعمیق کی نظر سے دیکھنے کے اُسکو رد کرو ـ اور کیا اُس پیغام کو جو خدا کی طرف سے ہے سننے کو دل نہ لگاؤ گے ـ اِسی قسم کے چند سوالات صاحب موصوف نے کئے ہیں اور درخواست کی ہے کہ اہل ہند بغیر سوچے اِس فوج کو تعصب کی نظر سے نہ دیکھیں +

ہمارے ہند کے اکثر دیسی اخبارات خیال کرتے ہیں کہ اِس فوج سے ہندوستان کو نقصان ہوگا ـ فساد برپا ہوں گے ـ جھگڑے اُٹھیں گے ـ مگر یاد رہے کہ ہم مدت سے مشاہدہ اور تجربہ کے بعد کہتے ہیں کہ اُنکے خیالات غلطی پر مبنی ہیں ـ

کیا جناب مجسٹریٹ صاحب کی یہہ تقریر کہ تم مجھے مارتے مارتے جاں بلب کردوگے میں یہہ ہی کہونگا شاباش خدا تم پر رحمت نازل کرے میں ہرگز تمپر نالش نہ کرونگا یہہ فساد کرنے والی تقریر ہے ہرگز نہیں ـ جو لوگ اِس فوج کی کارروائی سے جو انگلستان میں کیگئی ہے واقف ہیں اُنپر روشن ہے کہ اِس فوج نے کیسی دقتیں طعنے بلکہ بیعزتی اور مار پیٹ سہہ کر اپنا کام نہایت ہی بردباری اور حلیمی سے کیا ہے ـ ہمکو یقین ہے کہ زمانہ آپ ہی اہل ہند پر اِسکی اصلیت اور ماہیت اور اُسکے فواید ظاہر کر کے دکھلائیگا +

—— ٹنڈو ملی ضلع ہندوستان میں چرچ مشنری سوسائٹی کی رپوٹ سے معلوم ہوا ہے کہ سال گذشتہ میں وہاں نمبر ۳۰۵ آدمیوں نے اصطباغ پایا +

—— سننے میں آیا کہ ریاست مالیر کوٹلہ کے دفتر کو یکایک آگ لگ گئی جس کے سبب سے دفتر کے اکثر کاغذات جل گئے ہیں +

اِس آتشزدگی سے نہ صرف ریاست کا ہی بلکہ رعایا مالیر کوٹلہ کا بھی کمال ہی نقصان ہوا ہے ہمکو ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ یہہ آتشزدگی کس طرح وقوع میں آئی ہے ـ ریاست مالیر کوٹلہ کو ضرور اسکا انسداد بڑی ہوشیاری سے کرنا چاہئے ـ شاید اسمیں کسیکی شرارت ہووے +

—— مشرقی افریقہ کے ایک شہر فرئیر ٹاؤن میں قدر و خلاصہ نمبر سے اہم سفر نے سال گذشتہ میں بپتسمہ پایا ہے ـ اور ۳۲ اشخاص نے منتظم ہونے کا ...

مراسلات

ہند میں شائستگی کیوں نہیں پھیلتی

جب ہم اپنے ملک کی حالت پر غور کرتے ہیں اور اسکی حالت کا ممالک غیر کی حالت سے مقابلہ کرتے ہیں تو خواہمخواہ ہمکو اپنے اہل ملک پر افسوس کرنا پڑتا ہے اور افسوس کیوں نہو جب کہ ہمکو عموماً کل ملک ترقی انسانی کی طرف راغب اور مائل ہوتا نظر نہیں آتا۔ ہاں اگر ہمارے ملک کو تعلیم علوم کما ینبغی حاصل نہوئی ہوتی یا آنکہ اُنکی حصول علم میں کوئی دقیقہ باقی رہا ہوتا تو پھر ہمارا یہہ افسوس بے جا اور محض غلط تھا۔ لیکن جب کہ ہم دیکھتے ہیں اور اظہر من الشمس ہے کہ سرکار انگلشیہ نے اس ملک میں علم کے دریا بہا دئے اور ادنٰی سے اعلٰی تک اور مفلس سے تونگر تک اُنسے مستفیض ہوا۔ تو پھر ترقی انسانی کی طرف اہل ہند کا راغب نہونا۔ اُنکی کاہلی اور سستی پر دال ہے۔ اور ترقی انسانی انکو اگر حاصل ہو تو کیونکر ہو جبکہ شائستگی کی طرف جو ترقی انسانی کا بڑا بھاری جزو اعظم بلکہ مدار ہے وے راغب نہیں۔ چنانچہ وے سب اسباب جو شائستگی کے مانع ہیں ہم نے تجربہ سے قریباً کل اہل ملک میں پائے جنکی تفصیل یہہ ہے +

(۱) بے اتفاقی یا نفاق۔ ہمکو جہانتک تجربہ حاصل ہوا یا بذریعہ اخبارات کے جہانتک ہمکو واقفیت حاصل ہوئی یہہ عادت بد بڑی فروغ پر معلوم ہوئی۔ بلکہ ناظرین اخبارات پر بخوبی واضح ہوگا کہ ہندوستان میں مذہب بمذہب فرقہ بفرقہ تو درکنار ایک قوم کے لوگوں کا بھی آپسمیں اتفاق نہیں اور انکا اتفاق کسطرح ہو جبکہ ہند میں تعصب اور حرص یا خودغرضی کا بازار گرم ہے تو پھر اتفاق کا رونق پذیر ہونا مشکل بلکہ بالکل محال ہے جہاں دیکھو فساد جہاں پڑھو جھگڑے۔ کہیں تو مسلمان ضد سے گائے ذبح کرتے اور کہیں ہندو عناد سے خنزیر قتل کرتے ہیں۔ ابھی ہم ملتان کے فساد کے فرو ہونے کا شکریہ ادا بھی نہیں کر چکے کہ ہمکو تسلیم اور اور جگہوں کے مذہبی تعصب دکھہ دینے لگے۔ ہمارے ہی ضلع کے ایک شہر میں (جس کا کہ نام لینے سے ہم مصلحتاً باز رہتے ہیں) سُنا گیا ہے کہ ہندو ذبیحہ کا کرنے اور مسلمان گاؤکشی کے مرتکب ہوئے۔ غور کا مقام ہے کہ جس حالت میں اس عادت بد کے ایسے رکن عظیم نے یہانتک عروج حاصل کیا تو پھر شائستگی کہاں؟ اور یہہ عادت بد نئی نہیں بلکہ یہہ رسم قدیم ہی سے چلی آئی ہے اور اسی نے ہمارے راجاؤں اور نوابوں کی سلطنت انکے ہاتھ سے کھوئی یہانتک کہ غیر ممالک کے باشندوں نے مغرب سے آکر یہہ ملک لیلیا اور یہہ تو ظاہر ہے کہ اہل ہند حریص بھی اول درجہ کے ہیں اور یہانتک کہ لوگوں کو نفع پہنچانے سے عمداً باز رہتے ہیں +

چنانچہ اسکی نظیر جو ابھی ہم لاہور سے دیکھکر آئے ہیں یہہ ہے کہ لاہور میں گھوڑے وغیرہ جانوروں کے بالوں کی عمدہ باریک چھلنیاں بناتے ہیں اور اُسکی قیمت مقررہ کل عشرہ روپیہ ہے لیکن یہہ لوگ سوائے اپنے لڑکوں کے لڑکیوں کو مطلقاً نہیں سکھلاتے تاکہ اُنکے سسرال بھی اس سے فایدہ نہ اُٹھاویں۔ پس جبکہ ہمارے اہل ملک کے خیالات ایسے ہیں اور اُنکے افعال اور اقوال ایسے ہیں جو محض کم ہمتی پر مبنی ہیں۔ تو پھر ہم کیونکر کہسکیں کہ ہند میں شائستگی پھیلے گی اور شائستگی کے نہ پھیلنے کی یہہ بھی ایک بڑی وجہہ ہے +

(۲) عورات کو تعلیم دینے سے بچا رکھنا۔ ہمارے ملک میں شائستگی کے نہ پھیلنے کی ایک اور بڑی وجہہ ہے یعنے کہ وے تعلیم نسواں کی طرف بالکل راغب نہیں ہوتے بلکہ اُس سے ارادتاً باز رہتے ہیں بالفرض اگر کسی شخص کو اسکی فہمائش کی جاوے تو وہ صاف یہہ کہدیتا ہے کہ عورات تعلیم پانے سے بگڑ جاتی ہیں۔ معاذ اللہ انکے خیالات میں علم ایک ایسی شے ہوا جو حرکات اور افعال کو بگاڑ دیتا ہے لیکن افسوس ہے کہ وہ اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر نہیں دیکھتے کہ عورات کو تعلیم نہ دینے کے باعث ہند میں کیسی کیسی خرابیاں ظہور پا رہی ہیں +

اور ہندوستان میں کتنی عورات بیہودہ اور خراب ہو جاتی ہیں۔ جہاں دیکھو کسبیوں کا بازار گرم جہاں جاؤ خانگیوں کی ترقی۔ اور یہہ کچھ انکی لاعلمی کی بدولت ہے۔ انگلینڈ کی عورات ایسی غیر مہذب کیوں نہیں ہوتیں اور کیونکر اس جگہ ناہنجار کی وہاں کثرت نہیں ہے؟ اسی سبب سے کہ وے تعلیم حاصل کرکے اپنے حقوق پر ثابت قدم رہتی ہیں۔ اور کسی طرح کی خرابی اُنسے ظہور نہیں پاتی۔ اور یہہ تو بڑا ظلم ہے کہ مرد علم سے مستفیض ہوں اور عورات جو انکی نوع انسانی ہیں جبراً و قہراً علم سے بے بہرہ رکھی جاویں۔ اور اسی سبب سے ہند کی عورات کے خیالات ایسے پوچ اور بیہودہ ہیں کہ بالکل اُنکی جہالت پر دال ہیں۔ اور یہہ خیالات اُن کی اولاد میں ایسے سرایت کر جاتے ہیں کہ دم مرگ تک اُنکے دلونسے محو نہیں ہوتے اگر بجائے اسکے ہماری عورات تعلیم یافتہ ہوں اور اُنکے خیالات پاک اور شستہ اور معقول ہوں۔ تو بیشک ہماری اولاد شائستہ ہو اور وہی پوچ اور بیہودہ خیالات جو اُن کے دل پر نقش بسنگ ہو رہے ہیں اُنکے خیال تک بھی راہ نہ پاویں اور ہوتے ہوتے ہمارے ملک میں شائستگی پھیلے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ملک کی عورات ایسی جہالت میں پھنسی ہوئی ہیں کہ اپنے مذہب کے عقاید تک بھی اُنکو واقفیت نہیں۔ اور اسی سبب ہند میں شائستگی نہیں پھیلتی +

(۳) جھوٹ۔ علاوہ مندرجہ بالا باتوں کے ایک اور بلا بھی ہے جو ہر وقت ہمارے ملک کی شائستگی کی جڑ کھوکھلی کر رہی ہے۔ اور وہ جھوٹ ہے +

اور اسنے ہمارے ملک میں ایسا فروغ پایا ہے کہ جھوٹ بولنا ہمارے اہل ملک کیواسطے ایک معمولی بات ہوگیا ہے اور یہہ عادت بد ہمارے بھائیوں کے دلوں پر ایسی موثر ہوگئی ہے کہ جھوٹ بولنا مطلقاً بُرا نہیں سمجھتے۔ اور جھوٹ بغیر کسی کی حق تلفی اور اپنا فایدہ متصور رکھنے کے "بولا ہی نہیں جاتا" اور اسیواسطے اسکا استعمال عقل اور نقل (مذہبی کتابوں میں) رو سے نہیں بہت بُرا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اہل ملک کو اس سے ایسی موانست ہے کہ وہ ایک ہی

دفعہ منشیں جھوٹی قسمیں کھا جاتے ہیں۔ اور ہر ایک بات میں جھوٹ کا ضرور استعمال کرتے ہیں اور حالانکہ اسکے نتایج قبیحہ اُنپر ظاہر ہیں کہ جھوٹ ایسی بلا ہے جسنے خاندانوں کے خاندان تباہ کر دیئے۔ اور خدا کے قہر کے نازل ہونیکے واسطے بڑی بھاری وجہ ہے لیکن پھر بھی اس سے وے محترز نہیں ہوتے + بلکہ بعض اقوام مثلاً سوچی - درزی - دھوبی - سنار کا تو کام ہی جھوٹ بولنا ہے اور اُنکو ہمارے اہل ملک متہم نہیں کرتے بلکہ یہہ کہکر درگذر کرتے ہیں کہ "انکا کام بغیر جھوٹ کے نہیں چل سکتا" اور وہ خود بھی نادم نہیں ہوتے اور کیونکہ وہ بچپن سے ہی جھوٹ کے معتاد ہو جاتے اسی واسطے اُنکا نہ ہونا بقول شخصے ؎ رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج + بجا ہے۔ اگر دیکھا جاوے تو ملک میں راست گو بہت ہی تھوڑے ہیں اور ہم دروغ گوئی سے ناخواندہ لوگوں کو ہی متہم نہیں کرتے بلکہ خواندہ لوگوں کو بھی اسی میں شامل کرتے ہیں ہم نے کئی دفعہ دیکھا اور آزمایا ہے کہ اچھے اچھے ذی عزت لوگ عدالتوں تک (اپنی طمع کے لئے) جھوٹ بول آتے ہیں - اور حلف دروغ اُٹھا لیتے ہیں ہمکو اپنے ملک کی ایسی حالت دیکھکر بہت رنج پیدا ہوتا ہے کہ ہائے ہمارے ملک میں شائستگی کیوں نہیں پھیلتی لیکن افسوس ہے کہ ہمارے قریباً کل اہل ملک اسبات کو بالکل نہیں سمجھتے - اور اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑھ اکھاڑ رہے اور اپنے پاؤں پر خود تیشہ مار رہے ہیں +

(۴) نخوت و تکبر - شائستگی کے واسطے یہہ عادت بھی وبا کا حکم رکھتی ہے ہم نے بہت کچھ آزمایا اور اکثر بار دیکھنے میں بھی آیا ہے کہ اس عادت بدنے بھی ہمارے اہل ملک میں بہت کچھ سرایت کی ہوئی ہے - چنانچہ بعض لوگ ایسے دیکھے گئے ہیں جو فی الحقیقت غریب آدمی ہوتے ہیں - اور اگر کچھ پڑھ بھی جایا کرتے ہیں - اور بالفرض اگر کہیں کچہری میں بھی آنے جانے کا اتفاق ہو جاتا ہے تو پھر اُنکی مزاج دیکھی جاوے تو کہیں عرش معلی پر ہوتی ہے اور ذرا ذرا سی بات پر لوگوں کو رنج کرتے ہیں بلکہ جن لوگوں اور خوش نصیبوں نے پرورش پائی ہوتی ہے اُن سے کنارہ کشی کرنے لگجاتے ہیں - اور سلام تو درکنار کسی کی طرف دھیان کرنے کے روادار نہیں ہوتے - اور سب کو حقیر جانتے ہیں اور اگر کہیں خوبی قسمت سے کسی عہدہ پر ممتاز بھی ہو جاتے ہیں تو پھر کسی کو اپنی برابر نہیں سمجھتے - بلکہ اُنکے اطوار و افعال اور ڈھنگ اور طرز سلام اور نشست اور برخاست سے بھی نخوت اور تکبر کی ہی بو آتی ہے اور یہہ بھی مثل بے اتفاقی کی ہی سم قبیحہ نہیں بلکہ تواریخ سے ثابت ہے کہ ہند کے راجاؤں اور نوابوں اور صوبوں کو اسی عادت بد نے زوال دیا اور یہہ ہی اُنکی سلطنت کے وبال کا باعث ہوئی - خیال کرنا چاہئے جبکہ ایسی ایسی واہیات اور بری عادات نے ہمارے اہل ملک کے دلوں پر تسلط کیا ہوا ہے اور اُنہیں خوب جڑ پکڑی ہے تو پھر اگر شائستگی پھیلے تو کسطرح ؟

(۵) اپنے پیشوں اور حرفوں کو علم سے مدد نہ دینا - +

شائستگی کے نہ پھیلنے کا یہہ بھی بڑا بھاری باعث ہے کہ ہمارے اہل ملک تحصیل علم کر کے اپنے پیشوں اور حرفوں کو علم سے مدد نہیں پہنچاتے - اور اگر علم حاصل کرتے ہیں تو محض اسواسطے کہ کہیں روزگار کی صورت بن جائے - اگر انگلنڈ والوں کی طرح اپنے پیشوں اور حرفوں کو علم سے مدد پہنچاویں اور نئے نئے اختراع کریں اور ایسی ایسی کلیں ایجاد کریں جس کے سبب اُس پیشہ کی سب تکالیف رفع ہو جاویں - اور آسودگی کا باعث ہو - اور پھر شائستگی کی بھی اُمید کیجاوے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے اہل ملک جب ذراسی تعلیم پا لیتے ہیں تو اپنے پیشے کی مدد تو چھوڑ ذات اور پیشہ دونوں کا حتی الوسع اخفا کرنے میں اور حتی المقدور اُنکی افشا سے مجتنب ہوتے ہیں - لیکن ہم نے کتابوں میں دیکھا ہے کہ یورپ میں اگر کوئی کم ذات یا ادنی درجہ کا آدمی اپنی سعی سے ترقی کر کے عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہوتا تھا تو وہ اپنی ذات کا افشا باعث فخر سمجھتا تھا - اور حقیقت میں یہہ فخر کی ہی بات ہے کہ اُسنے ایک ادنی قوم سے ہو کر اعلی درجہ حاصل کیا - لیکن افسوس ہے کہ ہمارے اہل ملک ذراسی تعلیم حاصل کر کے فوراً نوکری کے درپے ہو جاتے ہیں - ذاتیں تبدیل کر لیتے اور ادنی قوم سے ہو کر سید مغل پٹھان بن بیٹھتے ہیں - اور اپنے سے متنفر ہو جاتے ہیں +

بالفرض اگر چندے یہہ ہی حال رہا اور ہر ایک تحصیل علم کے بعد نوکری کا متلاشی ہوتا رہا اور اپنے پیشہ سے متنفر ہوتا رہا تو ہم یقین کرتے ہیں کہ کسی دن ہمارے ملک سے حرفت اور صنعت کا نام ہی اُڑ جائیگا - اور ہمکو اپنی ضروریات کیواسطے غیر ملکوں کے لوگوں کے ہاتھ دیکھنے پڑینگے اور بجائے آگے کے ہمارے ملک سے روپیہ تہ تین ہو کر نکلیگا اور اسی شائستگی کو جسے ابھی رو رہے ہیں روپیہ کے نہ ہونے سے خواب میں بھی نہ دیکھینگے + ایسی کم ہمتی - اور لاپرواہی نے بے شک ہماری شائستگی کو روک رکھا ہے +

(۶) دیسی چیزوں کو استعمال میں نہ لانا +

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اہل ملک کو دیسی چیزوں سے گو نہ نفرت ہے +

اور وہ اشیاء ممالک غیر کو ضرور دیسی چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں +

چنانچہ جیسی ہندوستانیوں کو لٹھہ - خاصہ - ململ سے موانست ہے ہم یقیناً بیان کرتے ہیں کہ دیسی کپڑے سے انکو اسکا عشر عشیر بھی محبت نہ ہوگی یہاں تک کہ کاغذ اور کمبل تک بھی ولایتی استعمال میں لاتے ہیں اور اس سے ہمارے ملک کی دولت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے جسکی ہمارے پاس عمدہ نظیر موجود ہے اور وہ یہہ ہے کہ فرض کرو کہ دو کوٹھریاں ہیں جن میں سے ایک میں روپیہ بھرا ہوا ہے اور دوسرے میں وہ غیر ممالک کی چیزیں ہیں جو ہند میں بھی مل سکتی ہیں جیسے کپڑا - کاغذ - برتن وغیرہ تو اگر ہم اُس کوٹھری میں سے جس میں کہ چیزیں ہیں کچھ نکال کر اور اُسکے عوض میں یہیں روپیہ بھر دیں - اور روپیہ والی کوٹھری میں سے روپیہ نکالکر وہاں وہ چیزیں بھر دیں تو کسی دن کو پہلی روپیہ والی کوٹھری میں بجائے روپیہ کے اسباب ہو جاویگا اور دوسرے میں بجائے اسباب کے روپیہ اور روپیہ اُنکے کام آویگا



جنکی وہ کوٹھری ہی اور پہلی روپیہ والی کوٹھری میں اسباب پڑا پڑا ہوکر خاک میں ملجاویگا اور اُسکے مالک روپیہ سے خالی ہوجاوینگے۔

اب اسیطرح اگر ہمارے اہل ملک اپنی دیسی چیزیں خریدیں اور اپنے ملک کا روپیہ اپنے ہی ملک میں رکھیں تو ممکن ہی کہ شائستگی کا حاصل ہو۔ بغیر روپیہ کے مشکل بلکہ محالات سے ہی ملک میں پھیلے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اہل ملک بجائے ایک روپیہ کے چار چار خرچ کرتے ہیں لیکن اپنی دیسی چیزیں نہیں خریدتے گویا وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے ملک کا روپیہ برباد کررہے ہیں اور پھر پاس ہیں یہہ ہمارے ملک میں شائستگی کسطرح پھیلے +

(۷) علم اخلاق کی طرف متوجہ نہ ہونا۔ اور واہیات پابندیوں سے محترز نہ ہونا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے اہل ملک علم اخلاق کی طرف بھی چنداں متوجہ نہیں ہوتے اکثر ایسے لوگ پائے جاتے ہیں (خصوصاً مُسنین لوگ) کہ بسبب عدم تحصیل علم اخلاق اُنکی عادات درست نہیں اور اُنکے خیالات ہی عجیب طرح کے ہوتے ہیں نئی نئی مفید عام باتوں میں مداخلت دینے سے بالکل گریزاں ہیں۔ اور وہ نئے فیشن کے آدمیوں کو بالکل پسند نہیں کرتے۔ اور عادات کا یہہ حال کہ بُری بُری مغلظ گالیاں دینے سے اُنکو نفرت نہیں خانگی امور میں بالکل عقل کو دخل نہیں دیتے اور اپنی اولاد اور بیٹیوں اور بچوں تک ہزار ہزار گالیاں دیتے ہیں اور یہہ خیال نہیں کہ یہہ گالیاں ہم اپنی اولاد کو نہیں نکالتے بلکہ اپنے آپ کو ماسوائے اسکے اور ایسی بُری باتیں بھی ہیں جو اُن کے طبائع میں مرکوز ہیں اور یہہ قباحتیں اسیواسطے ظاہر ہوتی ہیں کہ ہمارے اہل ملک تعلیم کماینبغی حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ تھوڑے سے پڑھکر نوکری کے سرگرم تلاش ہوجاتے ہیں اسی طرح بُری اور واہیات پابندیاں ہیں جو ہماری شائستگی کی مانع ہیں۔ مثلاً بچوں کی چھوٹی عمر میں شادی کردینا۔ جن سے اُنکی قواء عقلیہ فی الحقیقت کمزور ہوجاتی ہیں اور اُنکو تعلیم حاصل کرنے میں بڑا دقت ہونا پڑتا ہی بلکہ بعض کے عادات بگڑ جاتے ہیں +

ہاں اگر ہمارے اہل ملک ایسی واہیات پابندیوں سے پرہیز کریں اور علم اخلاق سیکھیں اور اُسپر عمل کریں تو بیشک شائستگی پھیلے اور لوگ مہذب ہوں مگر ہمکو ان باتوں سے ایک پر بھی کوئی عمل کرتا نظر نہیں آتا اور یہہ ہی وجہ ہی کہ ہند میں شائستگی نہیں پھیلتی + راقم

محمد حسن آحسن عفی عنہ۔ از کلانور ۱۲ ستمبر [illegible]

سلویشن آرمی

(مکتی فوج)

اڈیٹر صاحب نورافشاں۔

تسلیم۔ جناب یہہ چند سطریں درج اخبار فرما دیں میں نہایت ممنون احسان ہونگا +

ہمارے نورافشاں کے ناظرین غالباً مکتی فوج کی حالات سے بہت کم واقف ہونگے ہم بہت جلد اُسکے اور حالات لکھینگے مگر اسوقت ہمکو یہہ ہی لکھنا ہی کہ یہہ فوج ۲۰ ستمبر کو خداوند کا فضل اپنے ساتھ لیکے بمبئی میں آ گئی۔ اس فوج کے افسر اعلی میجر ٹکر ہیں (یہہ بزرگ چند مدت کے پہلے پنجاب میں اسسٹنٹ کمشنر تھے) اُنکی پہلی سواری ۲۱ ستمبر کو بیل کی گاڑیوں پر سوار ہوکے نکلی گاڑیوں پر بیٹھے ہوئے خداوند کی تعریف کے گیت بلند آواز سے گاتے تھے۔ کرافٹ مارکیٹ کے میدان میں گاڑیاں کھڑی رکھیں۔ اور ٹکر صاحب نے بڑی فصاحت کے ساتھ اُردو میں یہہ تقریر کی جس سے سامعین کے دلوں پر پورا اثر ہوا تھا اور وہ یہہ ہی +

پیارو۔ میرے سفید چہرے کو دیکھکے غالباً تم مجھے یوروپین خیال کروگے۔ مگر میری ولادت بنگالہ میں ہوئی ہی جب میں سات برس کا ہوا میرے والدین نے مجھے ولایت پڑھنے بھیجدیا میں نے ولایت کے بیت العلوم میں تعلیم پائی سیول کا امتحان پاس کیا۔ میں ساڑھے چار برس تک پنجاب میں اسسٹنٹ کمشنر رہا مجھے کسی تقریب سے پھر ولایت جانا پڑا۔ میں نے چند مدت سے سلویشن آرمی کی نسبت اخباروں میں نہایت حیرت انگیز خبریں پڑھا کرتا تھا مگر تحقیقات سے معلوم ہوا کہ جس قصبہ میں سلویشن آرمی جاتی ہی شریر اور بدکار اپنے بد فعلوں سے توبہ کرتے ہیں۔ اندھیرے کا فرشتہ اُنکے دلوں میں کمزور ہوجاتا ہی۔ اور وہ بڑے دیندار اور خداترس آدمی بن جاتے ہیں۔ یہانتک کہ کسی کسی قصبہ میں عدالت نہونے کے سبب تمام دن کچہری بند رہتی ہی۔ پس مجھے انجیل کی خدمت پسند آئی اور میں سلویشن آرمی میں بھرتی ہوا۔ اور اپنے کام کا استعفا دیدیا۔ پھر آپنے فرمایا تم مجھے مارتے مارتے جاں بلب کردوگے میں یہہ ہی کہونگا شاباش خدا تمپر رحمت نازل کرے۔ میں ہرگز تمپر نالش نہ کرونگا + راقم۔ حسام الدین از بمبئی۔

معما حل طلب

جسم ہمارا پانچ حروف سے مرکب ہی مگر ہم شمار میں بیشمار ہیں۔ یوں تو ہم ہمیشہ سبکے سر پر رہتے ہیں مگر کبھی کبھی جب اخیر حرف ہمارا گرادیا جاتا ہی تو ہم ہاتھ میں بھی آجاتے ہیں۔ جب سر پر رہتے ہیں تو ہمکو قوت باصرہ سے کام رہتا ہی اور جب ہاتھ میں آتے ہیں تو قوت لامسہ سے سروکار ہوتا ہی جب آخر حرف ہمارا گرادیا جاتا ہی تو تاوقتیکہ سوالیہ ثلاثہ تینوں موجود نہوں تو ہمارا عدم وجود برابر ہوتا ہی۔ جسم ہمارا آجتک کسیکو معلوم نہیں ہی۔ فارسی یونانی یہودی۔ رومی سیکسن جرمن۔ لاطین۔ بنگلہ۔ ہندوستانی۔ انگریزی۔ ان سب زبانوں میں ہمارا نام ایک ہی صرف حرف علت تلفظ بدل دیتے ہیں۔ جب ہم مسلم رہتے ہیں تو آدمی ہمارے اختیار میں رہتا ہی اور جب ہم نمو رنگ ہو جاتے ہیں تو ہم لوگوں کے اختیار میں ہوتے ہیں ذرا ذرا سے لڑکے ہمارے کان اینٹھا کرتے ہیں۔ تو فرمائیے ہم کون ہیں فقط +

راقم سائل معما۔

خط

جناب اڈیٹر صاحب +

بندگی۔ برائے طبع آزمائی یاران خوش خیال صاحبان شیریں مقال میں ایک طرح مصرع

خاک ہوگا نہ سنگ سر مدفن کب تک -

بروزن فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن -

اسکی خدمت عالی میں ترسیل کرتا ہوں آپ اسکو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرماکر بندہ کو مرہون منت فرمائیے - اُمید ہی کہ ہمارے برادران سالک شہباز - استاد - بیمار - صفیر - گل وغیرہ وغیرہ اسپر بھی ضرور خیال آزمائی کرینگے - فقط

راقم - نیاز - بے میاں بہار از لکھنؤ

خط

جناب اڈیٹر صاحب +

تسلیم - برائے اندراج اخبار نوافشاں غزل ہذا پر طرح مندرجہ پرچہ نمبری ۳۰ جلد ۱۱ ارسال خدمت والا ہی اگر پسند خاطر عاطر ہو تو اسکو کسی گوشہ اخبار میں جگہہ دیجئیگا +

نیازمند - نجیبن میاں بہار
شاگرد جناب منشی سنگر دیال فرحت لکھنوی -

غزل

گناہ آدم و حوا سے گل باغ عدن بگڑا -
گئی فصل بہار آئی خزاں سارا چمن بگڑا
سیہ کاری سے آدم کے فرشتوں کا تمن بگڑا -
مسیح جوش چلن بگڑا و خلاق زمن بگڑا
خدا کی یاد بھولا شیخ بت سے برہمن بگڑا -
فریب و مکر شیطاں سے زمانہ کا چلن بگڑا
ذرا تو سوچ ای ظالم کہ تیرا بعد مرنے کے -
ٹھکانا پھر کہاں ہوگا جو شاہ ذوالمنن بگڑا
عنایت کر مجھے خنجر تو اپنے روح اقدس کا -
کرونگا زیر اسے میں جو شیطان زمن بگڑا
حفاظت کر مدد کر ای مسیح منجی عالم -
کبھی گر مجھ مسافر سے شرک بر راہزن بگڑا -
لگیگا گالیاں دینے تو مجکو اسقدر ظالم -
بتادے سچ کہ کیونکر یہہ زباں بگڑی دہن بگڑا
کیا کرتا ہی بے رحمی ہمیشہ حق پرستوں پر -
مجھے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ چرخ کہن بگڑا -
رہا جب تک لحد میں وہ مسیح شان محشر -
نہ اک مو کم ہوا اسکا نہ اک تار کفن بگڑا -
نہیں ممکن کہ پہونچے کارواں اپنے ٹھکانے پر -
اگر اس راستے میں ہادئ راہ وطن بگڑا
بہار زار نے ذکر مسیحا جب کیا پیہم -
تو حق باتوں کو سُن سُنکر ہر اہل انجمن بگڑا

غزل

من تصنیف حمید الدین سالک مقام سیالکوٹ

(۱) گناہوں کے سبب میرا مسیحا تن بدن بگڑا -
چلن بگڑا زباں بگڑی سخن بگڑا دہن بگڑا
(۲) خدا نے دست قدرت سے بنایا خوب عالم کو -
خزاں آئی گناہوں کی عدن جیسا چمن بگڑا
(۳) مسیحا شکر تیرا ہو بچایا تو نے عصیاں سے -
نہیں تو تھا گناہوں سے یہہ میرا روح و تن بگڑا
(۴) مسیحا دیکھ کر جلوہ تیری تعلیم اقدس کا -
مسلماں کعبہ سے بگڑا بتوں سے برہمن بگڑا
(۵) ہوئی حاصل شکست فاش اسرائیل کو اُسدم -
خدا کے حکم ناطق سے پیارو جب عکن بگڑا
(۶) الیشع نے کہا نعماں سے یردن میں لگا غوطہ -
ہوے فوراً وہیں اچھا جو تیرا ہی بدن بگڑا
(۷) لگایا میں نے جب غوطہ مسیح کے خون مقدس میں -
دھلا فوراً وہیں وہ داغ تھا جس سے چلن بگڑا
(۸) عجب تاثیر ہی تیرے کلام پاک میں عیسیٰ -
جسے سنکر طریق حق پہ آوے رہزن بگڑا
(۹) ہوا مجھ سے گناہ کیا ہی جو دل دے بیٹھا عیسیٰ کو -
اسی باعث سے اب مجھ سے ہر اک اہل وطن بگڑا
(۱۰) مرکب ہو خطاؤں سے بشر کا دل تو فطرت سے -
عجب کیا بات ہی اسمیں جو سالک کا چلن بگڑا

اخبارات تاربرقی

بمبئی - ۲۶ ستمبر - اخبار بمبئی گزٹ کے ایک ٹیلیگرام سے معلوم ہوا کہ ۲۵ ستمبر کو خدیو مصر قاہرہ میں داخل ہوئے - شہر آراستہ کیا گیا تھا اور بازاروں میں انگریزی سپاہ صف بستہ استادہ تھی - خدیو کے جلوس کے دیکھنے کے واسطے بہت سے آدمی آئے - رات کیوقت شہر میں روشنی ہوئی - غالب قیاس ہی کہ سوا تین ہفتہ تک واپس ہونے شروع ہوجاوینگے - تجارتی فوج کے - تین ممبروں کی نسبت جو مقدمہ دایر ہی کل کے دن اُسکی سماعت ہوئی پولیس نے اپنا یہہ یقین ظاہر کیا کہ اگر اس فوج کی حرکات کا انسداد نہ کیا جاویگا تو فساد کیا بلکہ خونریزی بھی ہوجاوےگی - مدعا علیہم نے بیان کیا کہ کسی فساد کا ذرہ بھی خوف نہیں ہی اور باشندگان نے انکو میلی آنکھ سے نہیں دیکھا ہی - مجسٹریٹ نے چہارشنبہ تک اپنا فیصلہ ملتوی کر دیا - سنا جاتا ہی کہ کمشنر پولیس گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق اس معاملہ میں کارروائی کر رہا ہی +

بمبئی - ۲۷ ستمبر - آج مجسٹریٹ نے میجر نگر صاحب پر پچاس روپیہ جرمانہ کیا اور مسٹر طامسن صاحب اور مسٹر مارمن صاحب پر دو دو جرمانہ کیا - اُنہوں نے جرمانہ دینے سے انکار کیا اسواسطے حکم ہوا کہ میجر نگر صاحب ۱۵ یوم تک اور ہر دو مسٹر صاحبان سات سات یوم قید محض رہیں +

لنڈن - ۲۵ ستمبر - خدیو مصر اس البلین سے بنگال لانسرز کے سکواڈرن کے ساتھ سکندریہ سے قاہرہ میں ساڑھے چار بجے شام کے داخل ہوئے - ڈیوک آف کناٹ اور سر گارنٹ ولسلی صاحب نے انکا استقبال کیا - اسٹیشن سے شہر تک انگریزی



فوج استادہ تھی اور شہر آراستہ کیا گیا تھا۔ عام لوگوں نے خدیو کو بڑی خوشی سے قبول کیا +

لنڈن۔ ۲۶ ستمبر۔ خدیو مصر نے انگریزی گورنمنٹ کی منظوری سے بیکر پاشا کو مصری فوج کی اصلاح کیواسطے طلب کیا ہے یورپ کی طاقتیں انگریزی گورنمنٹ کے اس بیان کی منتظر ہیں کہ جسپر آئندہ مصر میں عمل درآمد کیا جاویگا۔ قسطنطنیہ میں کانفرنس کے انعقاد کا مسئلہ کسیقدر عرصہ کیواسطے ملتوی ہو گیا ہے۔ مسٹر جان ڈلن صاحب نے اپنی بیماری کے باعث پارلیمنٹ کی ممبری سے استعفا دیدیا ہے +

قسطنطنیہ۔ ۲۵ ستمبر۔ عبد اللہ داؤد اُس شریف مکہ کا بھائی جو پچھلے دنوں قتل ہو گیا تھا شریف اعظم کہ مقرر کیا گیا ہے +

لنڈن۔ ۲۷ ستمبر۔ مصر کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب بیمار ہیں۔ خدیو نے کل ایک دربار منعقد کیا اور اُس میں سب لوگ شامل ہوئے۔ اس دربار میں اُنسے علما کو ملکی معاملات میں دخیل ہونے کے واسطے ملامت کی۔ خدیو نے اُن پاشاؤں کو اپنے حضور میں پیش ہونیکی اجازت نہ دی کہ جنکو وہ ملنا نہیں چاہتے تھے۔ انگریزی فوج کی سب سے بڑی پریڈ قاہرہ میں شنبہ کے دن ہوگی۔ آہنی جہاز کو ابوکیر کی طرف اسواسطے جانیکا حکم ہوا ہے کہ فوج بحری مالٹا کو جا رہی ہے انہیں سوار کرے۔ جنیوا میں سوٹزرلینڈ کے چند افسر جدید انتظام مصر کے متعلق کام کرنے کے واسطے بھرتی کئے گئے ہیں۔ بیکر پاشا یہہ چاہتا ہے کہ ترکی فوجوں میں آجکل جو انگریز افسر کام کر رہے ہیں اُن سبکو مصر کی فوجوں میں شامل ہونے کیواسطے طلب کیا جاوے۔ سر گارنٹ ولسلی صاحب اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں کہ خدیو مصر نے میری معرفت گورنمنٹ انگریزی کا اس سبب سے بڑا شکریہ ادا کیا کہ اُسنے بغاوت مصر کا انسداد کر دیا۔ مسٹر فاسٹ صاحب نے اپنی ایک تحریر میں گذشتہ انتظام حکومت مصر کو ناپسند کیا اور کہا کہ آئندہ اُس قسم کے انتظام کی تقلید نہ کیجاوے گی۔ اُنہوں نے ہندوستانی فوج کے کنٹنجنٹ کے اخراجات کی نسبت اپنی پہلی رائے کو قایم رکھا +

قسطنطنیہ۔ ۲۶ ستمبر۔ سلطان روم نے ایک یادداشت اس مضمون کی شایع کی ہے کہ چونکہ اب انگریزی فوج کی ضرورت مصر میں نہیں رہی ہے تو اُسکی واپسی کا کیا انتظام کیا جاویگا +

قسطنطنیہ۔ ۲۷ ستمبر۔ بیکر پاشا سلطان روم کے اپنے استعفا کی منظوری کے منتظر رہنے کے بغیر اپنے نئے عہدہ لینے کی خاطر مصر کو چلا گیا ہے +

لنڈن۔ ۲۸ ستمبر۔ قاہرہ کی ریل کے اسٹیشن میں آج تیسرے پہر ایک ٹرین میں جسمیں سامان جنگ بھرا ہوا تھا خودبخود آگ لگ گئی اس آتش زدگی کا سبب شدت گرمی سمجھی جاتی ہے۔ بیکل اسٹیشن شعلہ زن ہو رہا ہے۔ اہل فرنگ اور اہل عرب پناہ کی خاطر بھاگتے جاتے ہیں۔ تیس ۳۰ جانیں اس آتش زدگی میں تلف ہو گئیں ہیں +

رجمنٹ نمبر ۶۳ و ۹۵ و ۹۶ اور انجنیر نمبر ۲۱ کے ایک دستہ کو حکم ہوا ہے کہ سویز سے جہاز پر چڑھکر ہندوستان کو روانہ ہوں۔ سر گارنٹ ولسلی صاحب اور ایڈورڈ ملٹ صاحب کا خیال ہے کہ دس ہزار سپاہی مصر میں امن و امان بحال رکھنے کے لئے کافی ہیں +

ایک کورٹ مارشل بمقامات کیرو و اسکندریا میں مقرر ہوا ہے تاکہ اُن مقدموں کی تحقیق کرے جو ایمیشن کمیشن نے سپرد کئے ہیں۔ تمام زیردست افسر ترکی طرف جو اس بغاوت میں سروکار رکھتے تھے ایک معافی نامہ جاری کیا جائیگا +

لنڈن۔ ۲۹ ستمبر۔ بوقت صبح۔ متعلق قاہرہ کی آتش زدگی میں تین سپاہی متعلقہ رجمنٹ نمبر ۷۶ کے مر گئے اور قریب دس لاکھ روپیہ کا کسرٹ اور توپخانہ کا سامان برباد ہو گیا ہے +

سر گارنٹ ولسلی صاحب نے صحت پائی ہے اور عنقریب مصر میں دو ہفتہ تک اور قیام کرینگے تاوقتیکہ باغیوں کی نسبت کورٹ مارشل اور افواج کی واپسی اور نظم و نسق کا پورا پورا بندوبست نہ ہو لے۔ باب عالی نے ایک نوٹ ارل ڈفرن صاحب کے سامنے پیش کیا ہے جسمیں انگلستان کا مصر میں امن و امان قایم کرنیکی خاطر شکریہ ادا کیا گیا ہے اور اُمید ظاہر کی گئی ہے کہ دوستانہ ارتباط روم اور انگلستان میں جاری رہیگا +

اخبار ٹائمس اپنے آجکے ایک آرٹیکل میں سفارش کرتا ہے کہ اس فوج میں جو ہم میں رہیگی کچھ حصہ ہندوستان کی فوج کا بھی شامل ہوگا +

وائنا۔ ۲۹ ستمبر۔ مقام پریس برگ میں یہودیوں کے برخلاف ایک ہنگامہ برپا ہوا ہے اور اسپر جنگی قانون کا حکم صادر ہوا ہے +

لنڈن۔ ۳۰ ستمبر۔ بوقت صبح۔ سرکاری بیانات کے بموجب قاہرہ کی آتش زدگی ریل کی گاڑیوں کی باہمی رگڑ اور جنبش کے سبب سے ایک بمب گولے کے اتفاقی پھٹنے سے منسوب کی گئی ہے۔ دس روز کی خوراک اور جنگی سامان کی ایک سو ریل گاڑی جل گئی ہیں پانچ آدمی مر گئے اور بیس زخمی ہوئے +

اخبار ٹائمس ذکر کرتا ہے کہ امیر البحر سر سیمور بو کیمپ صاحب بیرن کا خطاب منظور کرنے میں نارضامندی ظاہر کرتے ہیں +

اخبار ٹائمس آج صبح کے ایک اپنے آرٹیکل میں خبر دیتا ہے کہ یہہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مصر میں بارہ ہزار انگریزی فوج رہے +

لنڈن۔ یکم اکتوبر ۱۸۸۲ء۔ کل کے روز قاہرہ میں جو مصنوعی جنگ ہوا تھا وہ بڑی عمدہ طور اور کامیابی سے ہوا۔ اس دیکھنے سے وہاں کے باشندے بہت ہی متاثر ہوئے۔ ہندوستان کی فوج دفعتاً مصر سے روانہ ہو گئی۔ فوج گارڈز ۳۰ اکتوبر کو روانہ ہوگی۔ ۲۰ عربی آدمی قاہرہ کی آتش زدگی میں آگ پھیلانے کی خاطر گرفتار کئے ہیں +

لنڈن۔ ۲ اکتوبر ۱۸۸۲ء۔ بوقت صبح فیصلہ ہو چکا ہے کہ جنگ مصر کے لئے تمغہ دیا جائے۔ ہندوستان کی فوج میں سے جو جنگ مصر میں شامل تھی کمی ایک دیسی کمشنڈ اور نان کمشنڈ افسر انگلستان کو جانیوالے ہیں تاکہ بذات خود حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کے دست مبارک سے تمغے حاصل کریں۔ جنرل سر جان اڈی صاحب انگلستان کو واپس جاتے ہیں تاکہ گورنمنٹ کو مصر میں انگریزی خدیو وقت کے قبضہ کی نسبت اطلاع دیں +

بیکر پاشا قاہرہ میں پہنچ گیا ہے۔ اُس فوج کی تعداد جسنے مقام قاہرہ میں سنیچر کے روز جنگ مصنوعی دکھلایا تھا ۱۸ ہزار سپاہی کی تھی +

لودیانہ

ہماری خاطر ایکدم سے ہو گیا ہے اور [illegible] سردی زیادہ ہونے لگی ہے مگر دکھائی [illegible] +

ایک مخبر کے ذریعہ منشی محمد بہرام خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے ایک آتشباز کے مکان سے قریب ۳ من کے شورہ برآمد کیا بعد چالان کے عدالت سے مجرم کو سزا ہو گئی ہے +

عدالت کا وقت اب ۱۱ بجے سے ۴ بجے تک مقرر ہو گیا ہے +

اعلان

میں مشتہر کرتا ہوں کہ برہمن سید فقیر جزامی مفلس مستورات ہو جو عدالت میں خواہ مدعی ہوں یا مدعا علیہ بلا لینے اجرت انکی عرائض و سوالات کو تحریر کر دیا کرونگا صاحبان ساکنان لودیانہ و باشندگان دیہات کو واجب ہے کہ جن جن صاحبان کی نظر سے یہہ اشتہار گذرے مندرجہ بالا لوگوں کو اطلاع کر دیں +

المشتہر

احمد علی عرائض نویس لودیانہ

اشتہار

ہمکو سکول ہذا میں ایک ریاضی ٹیچر پاس شدہ جلدی مطلوب ہے براہ مہربانی اپنے اخبار میں تحریر فرما دیں۔ کہ جس کسی کو نوکری مذکورہ کرنی منظور ہو وہ درخواست اپنی معہ سند سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول شجاع آباد کے پاس روانہ کرے بشرطیکہ پسندیدگی لیاقت غیر عدالت جاریگا۔

راقم ہمسٹر بیکمن ہیڈ ماسٹر چرچ مشن سکول شجاع آباد ضلع ملتان

اشتہار

از عدالت مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر منتظم جائیداد ناداران مقام لودیانہ

مقدمہ نمبر ۱۔ گوکل ولد بودا مل ذات بانیہ ساکن لودیانہ مرجوعہ ۱۸۸۴ع جو کہ گوکل قوم بانیہ ساکن لودیانہ نے درخواست اپنی حسب دفعہ (۳۴۴) ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع عدالت ہذا میں پیش کر کے بیان کیا کہ مبلغ [illegible] انکو قرضخواہان حسب ذیل کا دینا ہے لہذا اشتہار ہذا بغرض آگاہی جملہ قرضخواہان مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو گوکل نادار سے روپیہ لینا ہو وہ اپنے عذرات معہ ثبوت عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیش کرے اسلئے واسطے سماعت عذرات قرضخواہان تاریخ پیشی مقدمہ ہذا کی ۲۴ اکتوبر ۱۸۸۴ع قرار پائی ہے اگر کوئی قرضخواہ نادار مذکور کا حاضر ہونے سے یا ثبوت کے پیش کرنے سے تاریخ معینہ پر قاصر رہیگا تو حسب تحریر نادار قرضہ اسکا صحیح تصور ہوگا۔ لہذا اشتہار اخبار ہذا میں حسب دفعہ (۳۴۷) ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع مشتہر ہوتا ہے مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۸۴ع

فہرست قرضخواہان گوکل نادار

نام قرضخواہان	تعداد زر قرضہ	کس ذریعہ قرض ہے
شادی رام ولد ودی بانیہ ساکن لودیانہ	[illegible]	بروئے ڈگری
روڑا مل پسر تلی رام صاہو ساکن لودیانہ	[illegible]	بروئے تمسک
رولیا مل ولد سبول مل ساکن لودیانہ	[illegible]	ایضاً
سدا نند و وید بخیہ پسران چھتی مل ساکن لودیانہ	[illegible]	ایضاً
دھنی و رولیا ساکنان لودیانہ	[illegible]	〃
سوہر مل حلوائی ساکن لودیانہ	[illegible]	〃
صیوا مل بانیہ ساکن لودیانہ	[illegible]	〃
ساون پسر گنگو مل کھتری ساکن لودیانہ	[illegible]	〃
سالگرام بانیہ ساکن لودیانہ	[illegible]	〃
بشمبر داس پسر جہانگیر مل بانیہ ساکن لودیانہ	[illegible]	〃
کندن مل بانیہ ساکن لودیانہ	[illegible]	بابت ڈگری عدالت [illegible] لودیانہ
گوکل مل پسر بخشی رام بانیہ ساکن لودیانہ	[illegible]	بابت خرچ [illegible] جائیداد منقولہ رہن ہے

دستخط

مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر لودیانہ

اشتہار

از عدالت مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر و منتظم جائیداد ناداران مقام لودیانہ

مقدمہ نمبر ۲۔ منی پسر کاہنا ذات سود ساکن ماچھیواڑہ۔ مرجوعہ ۱۸۸۴ع۔ جو کہ منی پسر کاہنا قوم سود ساکن ماچھیواڑہ نے درخواست اپنی حسب دفعہ (۳۴۴) ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع عدالت ہذا میں پیش کر کے بیان کیا کہ مبلغ [illegible] اسکے قرضخواہان حسب ذیل کا دینا ہے لہذا اشتہار ہذا برائے آگاہی جملہ قرضخواہان مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو منی نادار سے روپیہ لینا ہو وہ اپنے عذرات معہ ثبوت عدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیش کرے۔ اسلئے واسطے سماعت عذرات قرضخواہان تاریخ پیشی مقدمہ ہذا کی ۲۴ اکتوبر ۱۸۸۴ع قرار پائی ہے۔ اگر کوئی قرضخواہ نادار مذکور کا حاضر ہونے سے یا ثبوت کے پیش کرنے سے تاریخ معینہ پر حاضر رہیگا تو حسب تحریر نادار قرضہ اسکا صحیح تصور ہوگا لہذا اشتہار اخبار ہذا میں حسب دفعہ (۳۴۷) ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ع مشتہر ہوتا ہے مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۸۴ع

فہرست قرضخواہان منی نادار

نام قرضخواہ	تعداد قرضہ	کس ذریعہ قرض ہے
نجابت مختار کار گوبند جگمل ماچھیواڑہ	[illegible]	از روئے بہی
خوشحال پسر گھسول کھتری ماچھیواڑہ	[illegible]	از روئے بہی
کیول کشن کھتری ماچھیواڑہ	[illegible]	از روئے بہی
خوشحال کھتری ماچھیواڑہ	[illegible]	〃
بوڑی بانیہ 〃	[illegible]	〃
مہتا یا چمار سکنہ نورپور	[illegible]	از روئے تمسک
نرائن داس سود ماچھیواڑہ	[illegible]	از روئے تمسک مہتا جگا
ہربا مل سود ماچھیواڑہ	[illegible]	از روئے بہی
جیون پسر کاہنا جٹ کھتری سیٹ	[illegible]	〃
گنیشو مل بانیہ ماچھیواڑہ	[illegible]	بروئے ڈگری
سماۃ جینی زوجہ ساون سود ماچھیواڑہ	[illegible]	بروئے ڈگری
رولیا بانیہ پچگراں	[illegible]	بروئے ڈگری
گنگا رام بانیہ ماچھیواڑہ	[illegible]	بروئے تمسک

دستخط

مسٹر کار سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا